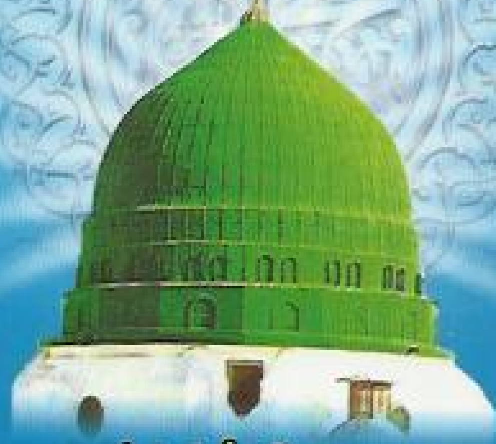
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ

توسل کا ثبوت



مؤلف علامہ محمد عبد الغفور اوسی

شیخ الحدیث جامعہ فیاض العلوم

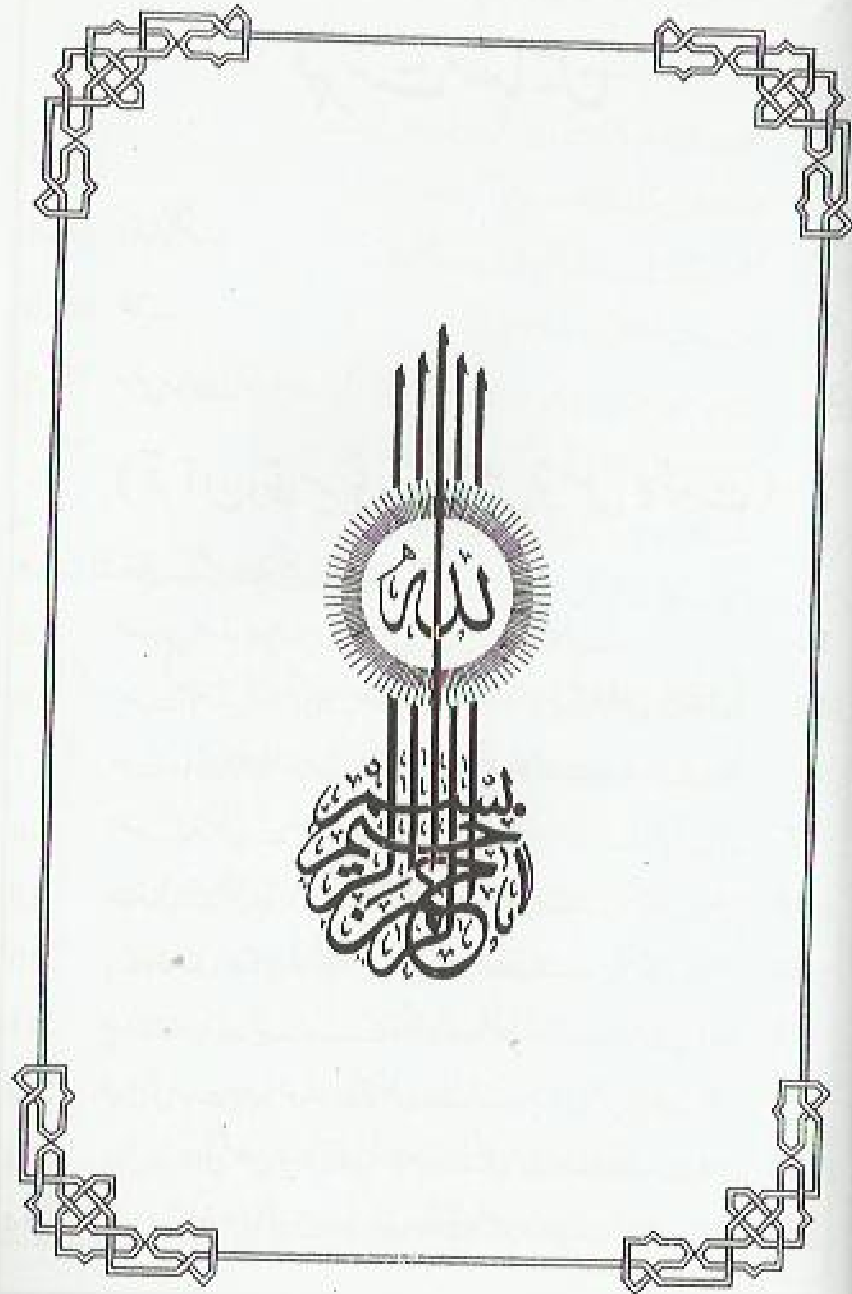
شائع کردہ

مکتبہ جامعہ فیاض العلوم غلہ منڈی رائے ونڈ لاہور پاکستان

توسّل کا ثبوت

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ محمد عبدالغفور الوری

جامعہ مجددیہ فیاض العلوم
غلہ منڈی رائے ونڈ (لاہور پاکستان)



نام کتاب	توسّل کا ثبوت
مصنف	شیخ الحدیث والتفسیر علامہ محمد عبدالغفور الوری
پروف ریڈنگ	صاحبزادہ مولانا محبوب سرور الوری
صفحات	
تعداد	
قیمت	
ملنے کا پتہ:	جامعہ مجددیہ فیاض العلوم غلہ منڈی رائے ونڈ (لاہور پاکستان)
رابطہ:	0300-4349461،042-35390243 0300-4256623
ملنے کا پتہ انگلینڈ:	17-OXLEY ROAD PRESTON, LANCASHIRE,(PR1-5QH) ENGLAND

WASEEM UD DIN
7-STUART ROAD PRESTON,
PR2-6AD UK.

فہرست مضامین

اظہارِ تشکر

قارئین کرام محبی ومخلصی فاضلِ جلیل مولانا وسیم الدین صاحب سلمہٗ حال (پریسٹن یو۔ کے) میرے قابل ترین شاگردوں میں سے ہیں جنہوں نے مکمل بخاری شریف تک دورۂ حدیث میرے پاس پڑھا اور ہمیشہ ناچیز کا دینی معاملات میں بھرپور ساتھ دیا اور دے رہے ہیں تو ناظرین وقارئین میری خدمت دینی وملّی جو کتاب کی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔ اس کا شائع کرانا اور منظر عام پر لانا بھی انہی کی مساعیٔ جلیلہ کا نتیجہ ہے۔ میں بفرمان مصطفیٰ ﷺ "مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ" ان کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔

اللہ تعالیٰ اس نیک بخت فاضل کو ہمیشہ باعزت وعظمت زندہ و پائندہ سلامت، با کرامت وشرافت رکھے۔ آمین

محمد عبدالغفور الوری غفرلہٗ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلۡمُتَوَحِّدِ بِجَلَالِہٖ الۡمُتَفَرِّدِ
وَصَلٰوتُہٗ دَوۡمًا عَلٰی خَیۡرِ الۡاَنَامِ مُحَمَّدٍ
وَالۡاٰلِ وَالۡاَصۡحَابِ ھُمۡ مَاۡوَایَ عِنۡدَ شَدَائِدِیۡ
فَاِلَی الۡعَظِیۡمِ تَوَسُّلِیۡ بِکِتَابِہٖ وَ بِاَحۡمَدٍ

اَمَّا بَعۡد

عرض مؤلف

جملہ اہل اسلام کی خدمت میں گزارش ہے کہ یہ حقیقت تو بالکل ظاہر ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اپنے خالق و مالک کا ہی محتاج ہے اور اسی کی بارگاہِ اقدس میں اپنی محبوبیت و مقبولیت کا خواہاں اور کوشاں ہے اور پوری مخلوق خدا میں اشرف المخلوقات ہونے کا شرف صرف انسان کے حصہ میں آیا ہے۔ اور جب یہ شرف صرف انسان کو حاصل ہے تو اسے اتنی ہی مقبولیت و محبوبیت خداوندی کی ضرورت ہے اور یہ مرتبہ تب ہی حاصل ہو سکتا ہے جبکہ پہلے کسی مقبول و محبوب خدا کے دامن سے وابستہ ہو اور جن کے دامن سے وابستگی اسے مقرب و محبوب بنا سکتی ہے۔ وہ انبیاء و اولیاء و صلحاء کی ذواتِ مقدسہ ہیں۔ جن کا توسّل اور وسیلہ بارگاہِ رب العزت میں پیش کیا جاتا ہے۔ قارئین و ناظرین یہ بات پیشِ نظر رہے کہ میں اپنے آپ کو زمرۂ مؤلفین و مصنفین میں شمولیت کا قطعاً اہل نہیں سمجھتا یہ جن کا حصہ ہے انہی کا ہے۔

مگر کثیر تعداد میں میرے کرم فرماؤں اور محبین کا یہ اصرار و تقاضا رہا کہ بعض لوگ انبیاء و اولیاء کے توسّل اور وسیلہ سے بارگاہِ خداوندی میں دعاء کرنے کو ناجائز کہتے ہیں۔ تو آپ قرآن و حدیث اور فقہ و تفسیر اور آثارِ صحابہ و تابعین اور ائمۂ مجتہدین کے قول و عمل سے اس کا جواز و ثبوت نہایت آسان اور سلیس زبانِ اردو میں ایسا جامع اور مدلل تحریر کر دیں جس سے بالبداہت و صراحت حکمِ خدا (جل جلالہ) و حکمِ حبیب

خدا (ﷺ) اور عمل حبیب خدا (ﷺ) وعملِ انبیاء وصلحاءِ امت سے اثباتِ توسّل و وسیلہ روزِ روشن سے کہیں زیادہ واضح ہو جائے۔ تو اپنے کرم فرماؤں کے حسب منشاء اس مسئلہ توسّل و وسیلہ کے ثبوت و جواز کو اول آیاتِ قرآنی سے اور پھر ان کے تحت دلائل تفاسیر پھر احادیث اس کے بعد فقہ اور فقہاء کے دلائل پھر اولیاء وصوفیا کے ارشادات و عملیات کے مطابق ثابت کیا گیا ہے۔ مگر قارئین یہ بات پیشِ نظر رکھیں!

کہ قرآنی آیات کے تحت تفاسیر کے حوالہ جات میں یہ خاص لحاظ رکھا گیا ہے کہ آیت کے تحت کسی ایک دو تفسیروں کی عبارت نقل کر کے اس مضمون کی عبارت جن جن زیرِ مُطالعہ تفاسیر میں موجود تھی اُنکے صفحات و جلد تحریر کر دی گئی ہیں اور بخوف طوالت سب کی عبارتیں نقل نہیں کی گئیں۔ اسی طرح احادیث کو نقل کرنے میں طوالت کے پیشِ نظر ایک یا دو حدیثیں نقل کر کے جن جن کُتب احادیث میں اس مضمون سے متعلق احادیث ہیں اُن کے صفحات مع جلد اِکٹھے درج کر دیئے ہیں۔ تا کہ جس کسی کے پاس جو کتاب حدیث موجود ہو اُس میں دیکھ سکے۔ اور یہی طریقہ کُتب فقہ اور کُتب سِیَر و فتاوٰی میں ملحوظ رکھا گیا ہے اور حتی الامکان پوری چھان بین کے ساتھ مُدلّل طور پر مسئلہِ توسّل کو واضح کیا گیا ہے۔

پھر بھی اگر صاحب نظر و فکر و شرف نگاہ و دانش مند کہیں کوئی خامی و کمی محسوس کریں تو بعد از تحقیق با حوالہ مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ان شآء اللہ تعالےٰ آئندہ ایڈیشن میں اُسے صحیح کر کے

شائع کر دیا جائیگا۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کے صدقے سے اسے قبول فرمائے اور میرے لیے توشہ آخرت وصدقہِ جاریہ بنائے۔

آمین آمین یارب العالمین بجاہِ سیّد المرسلین و صلّی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا و مولانا محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

محمد عبد الغفور الوری

مہتمم جامعہ مجددیہ فیاض العلوم منڈی رائیونڈ لاہور (پاکستان)

توسّل کا ثبوت

قرآن وتفاسیر کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ کا اپنے قرب ورضا کے حصول کے لئے توسّل و وسیلہ تلاش کرنے کا حکم

(۱) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۵/۳۵) ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرواور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرواور اُسکی راہ میں جہاد کروتا کہ تم فلاح پاؤ۔(ترجمہ:البیان، حضرت غزالیٔ زماں علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی")

اس آیت کے تحت تفسیر المنار۔ج۶/۳۰۶ میں ہے کہ اَلْوَسِیْلَةُ اِلَیْهِ هِیَ مَا یُتَوَسَّلُ بِهٖ اِلَیْهِ اَیْ مَا یُرْجٰی اَنْ یُتَوَصَّلَ بِهٖ اِلٰی مَرْضَاتِهٖ وَ الْقُرْبِ مِنْهُ. یعنی وسیلہ ایسے توسّل کا نام ہے جس کے ذریعہ اس کا ملنا اور اُسکی رضا اور قرب حاصل ہوجائے۔ اور آگے صاحب تفسیر المنار نے "توسّل والوسیلہ عند المتاخرین" کے عنوان سے۔ج۶/۳۰۸ پرفصل کا لفظ لاکر مذکورہ عنوان کے تحت لکھتے ہیں

اَلتَّوَسُّلُ بِاَشْخَاصِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الصَّالِحِیْنَ الْمُتَّقِیْنَ اَیْ تَسْمِیَتُهُمْ وَسَائِلَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْاَقْسَامُ عَلَی اللّٰهِ بِهِمْ وَ طَلَبُ قَضَاءِ الْحَاجَاتِ وَ دَفْعِ الضُّرِّ وَ جَلْبِ النَّفْعِ مِنْهُمْ عِنْدَ قُبُوْرِهِمْ اَوْفِیْ حَالِ الْبُعْدِ عَنْهَا وَشَاهَدَ هٰذَا وَ كَثُرَ حَتّٰی صَارَ كَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ یَدْعُوْنَ اَصْحَابَ الْقُبُوْرِ فِیْ حَاجَاتِهِمْ مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰی.

یعنی انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور پرہیز گار صالحین کی ذوات مقدسہ کا توسّل ان کے اسماء مبارک پیش کرنا اوران کی وجاہت کی قسم دے کر بارگاہ خداوند میں یوں دعا کرنا ہے کہ (اے اللہ میں تجھ کو انبیاء وصالحین کی وجاہت کی قسم دیتا ہوں تو یہ کام کردے) (کیونکہ) یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے وسیلے ہیں اور ان سے حاجتیں طلب کرنا، مشکل کشائی چاہنا اور فائدہ حاصل کرنا، چاہے ان کی قبور کے پاس سے ہو یا دور سے یہ عام جاری وساری ہے۔ یہاں تک کہ اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اہل قبور کو بھی اپنی مشکلات میں پکارتے ہیں۔

(تفسیر روح البیان ص۳۹۴/ج۲ میں ہے)

وَ اعْلَمْ اَنَّ الْآيَةَ الْكَرِيْمَةَ صَرَّحَتْ بِالْاَمْرِ بِابْتِغَاءِ الْوَسِيْلَةِ وَلَابُدَّ مِنْهَا الْبَتَّةَ فَاِنَّ الْوُصُوْلَ اِلَى اللهِ تَعَالٰى لَايَحْصِلُ اِلَّا بِالْوَسِيْلَةِ وَهِيَ عُلَمَاءُ الْحَقِيْقَةِ وَمَشَائِخُ الطَّرِيْقَةِ. ترجمہ: اور یہ جاننا ضروری ہے کہ اس آیت میں صریح طور پر یہ امر کے ساتھ وسیلہ تلاش کرنا ضروری قرار دیا ہے جو انتہائی ضروری ہے کیونکہ قرب الٰہی کا حصول وسیلہ کے بغیر ناممکن ہے اور وہ وسیلہ علماء حقیقت اور مشائخ طریقت ہیں۔

اس آیت کے تحت مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی یہی ثبوت توسّل موجود ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تفسیر کبیر	۱۷۳/۱۱،
تفسیر روح المعانی	۲۰۲/۶تا۲۰۷/۶،
تفسیر روح البیان	۳۹۳/۳تا۳۹۴/۲،

تفسیر خازن	۳۹/۲
تفسیر ابن کثیر	۷۴/۲،
تفسیر قرطبی	۹۱/۶،
حاشیہ الصاوی علی الجلالین	۱۱۴/۲،
تفسیر الکشاف	۶۱۵/۱،
تفسیر طبری	۲۷۱/۶،
تفسیر بغوی	۲۷/۲،
تفسیر بیضاوی	۲۶۵/۱،
تفسیر المنار	۳۰۵/۶تا۳۱۳/۶
تفسیر مراغی	۱۰۹/۶تا۱۱۲/۶۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسّل ووسیلہ سے
کفار پر فتح ونصرت کا ثبوت

"وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا" (۸۹/۲)

ترجمہ: اور (یہود) اس سے پہلے (قرآن اور نبی آخرالزمان کے وسیلہ سے) کافروں پر (اللہ سے) فتح مانگتے تھے۔

اس آیت کا شان نزول ہی یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری سے اور قرآن کے نزول سے قبل یہود آپ کی عظمت کے قائل اور قرآن کی حقانیت کے معترف تھے حتی کہ جب ان کا مشرکین عرب سے مقابلہ ہوتا تو نبی کریم ﷺ کے نام پاک کے توسل سے رب سے فتح ونصرت طلب کرتے ہوئے کہتے:

"اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ"

یعنی اے اللہ! ہمیں نبی اُمّی ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے فتح ونصرت عطا فرما۔

اس جگہ تفسیر عزیزی میں ہے کہ انہیں یقین تھا کہ نبی آخرالزمان کا نام پاک تمام پیغمبروں کا مددگار ہے اور کفر کو مٹانے اور باطل گھٹانے میں لشکر جرار ہے۔ مدینہ اور خیبر کے یہودی مشرکین عرب کے فرقہ بنی اسد اور بنی غطفان اور جہینہ اور عذرہ کے مقابلہ میں شکست کھا جاتے تھے۔ آخر کار انہوں نے اپنے علماء کی طرف رجوع کیا۔ انہوں نے بعد تامل بسیار یہودی سپاہیوں کو یہ دعا یاد کرائی اور کہا کہ جنگ کے وقت پڑھ لیا کرو انہوں نے اس پر عمل کیا اور پھر ہمیشہ فتح پائی۔

"اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنَّا نَسْئَلُکَ بِحَقِّ اَحْمَدَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِیْ وَعَدْتَّنَا اَنْ تُخْرِجَهٗ لَنَا فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ تُنَزِّلُ عَلَيْهِ آخِرَ مَا يُنَزَّلُ اَنْ تَنْصُرَنَا عَلٰى اَعْدَائِنَا.

یعنی اے ہمارے رب العزت! ہم تجھ سے احمد نبی امی کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں جن کے بھیجنے کا تو نے وعدہ کیا اور اس کتاب کے طفیل وبرکت سے کہ جو تو ان پر اتارے گا سب کتابوں سے پیچھے کہ تو ہم کو ہمارے دشمنوں پر فتح دے۔

معمولی تفاوتِ الفاظ کے ساتھ یہی مضمون آیت مذکور متعلق مندرجہ ذیل تفاسیر کے اندر بھی موجود ہے۔

(تفسیر کبیر: ۱۶۴/۳،

تفسیر روح المعانی ۴۳۴/۱ تا ۴۳۵،

تفسیر مظہری ۱۰۷/۱

تفسیر خازن ۶۰/۱،

تفسیر ابن کثیر ۱۷۵/۱ تا ۱۷۶،

تفسیر قرطبی ۴۲/۲،

تفسیر صاوی ۶۰/۱

تفسیر الکشاف ۱۶۵/۱،

تفسیر البحر المحیط	۱/۴۳۹،
تفسیر در منثور	۱/۱۷۰
تفسیر طبری	۱/۴۷۲ تا ۱/۴۷۴،
تفسیر بغوی	۱/۵۸
تفسیر المنار	۱/۳۱۰
تفسیر مراغی	۱/۱۶۷
تفسیر بیضاوی	۱/۷۵
تفسیر عزیزی	۲/۵۸۱۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسّل سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول

"فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ" (۲/۳۷)

ترجمہ: پھر سیکھ لئے آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ تعالیٰ اُن پر رجوع برحمت ہوا۔ (البیان)

اس کے تحت تفسیر روح البیان، در منثور، تفسیر عزیزی اور خزائن العرفان نے طبرانی، حاکم، ابو نعیم اور بیہقی کی روایت نقل کی ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی پریشانی انتہا کو پہنچ چکی تو ان کو ایک دن یاد آیا کہ میں نے اپنی پیدائش کے وقت عرش اعظم پر لکھا دیکھا تھا کہ:

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ"

جس سے معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ کا وہ درجہ ہے کہ ان کا نام عرش اعظم پر نام خدا کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ تو پھر کیوں نہ اُن ہی کے نام کے توسّل سے بارگاہ رب العزت سے اپنی مغفرت چاہوں۔ چنانچہ آپ نے عرض کی

"اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ"

اور ایک روایت میں یوں عرض کیا:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَکَرَامَتِہٖ عَلَیْکَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ

خَطِیْئَتِیْ"

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے بندۂ خاص محمد مصطفیٰ ﷺ کے مرتبہ وعزت کے توسّل وطفیل اور اس بزرگی کے صدقے میں جو انہیں تیرے دربار میں حاصل ہے۔ مغفرت چاہتا ہوں۔ تو فوراً بارگاہِ الٰہی سے جواب آیا کہ اے آدم! تم نے محمد ﷺ کو کہاں سے جانا؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے سارا ماجرا عرض کیا۔ حکم الٰہی آیا کہ اے آدم وہ محبوب سب پیغمبروں سے پچھلے پیغمبر ہیں تمہاری اولاد سے ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو تم کو بھی پیدا نہ کرتا۔

یہ مندرجہ حوالہ جات کچھ قدرِ تفاوت الفاظ ان تفاسیر میں بھی موجود ہیں۔

(روح المعانی	۳۲۱/۱
روح البیان	۱۱۲/۱،
قرطبی	۲۲۷/۱
بحرالمحیط:	۲۴۰/۱
درمنثور:	۱۱۹/۱
عزیزی:	۳۳۹/۱

حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے تبرکات کے تابوت کے توسل سے دشمنوں پر فتح ونصرت حاصل ہونے کا ثبوت

اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ" مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ" مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط ۲۴۸/۲

ترجمہ: بیشک اس کی سلطنت کی نشانی تمہارے پاس صندوق کا آنا ہے میں تمہارے رب کی طرف سے (دلوں کا) سکون ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں ان (اشیاء) میں سے جو معظم (موسیٰ) اور (مکرم) ہارون نے چھوڑیں۔ (البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر خازن میں ہے کہ:

وَكَانُوْا اِذَا حَضَرُوا الْقِتَالَ قَدَّمُوْهُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ يَسْتَفْتِحُوْنَ بِهٖ عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَيُنْصَرُوْنَ.

ترجمہ: جب یہ لوگ جنگ کیلئے نکلتے تو اس تابوت کو اپنے آگے رکھتے اور اس کے توسّل سے اپنے دشمنوں پر فتح ونصرت طلب کرتے۔ تو ان کو فتح ونصرت حاصل ہوجاتی۔

اسی آیت کے تحت مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی ثبوت توسّل موجود ہے۔ دیکھئے

تفسیر کبیر ج ۶ ص ۱۳۹

تفسیر روح المعانی	ج ۲ ص ۲۶۴ ۷
تفسیر روح البیان	ج ۱ ص ۳۹۰
تفسیر مظہری	ج ۱ ص ۳۸۴
تفسیر خازن	ج ۱ ص ۱۸۱
تفسیر زاد المسیر	ج ۱ ص ۲۴۴
تفسیر قرطبی	ج ۳ ص ۱۶۸
تفسیر صاوی	ج ۱ ص ۱۵۴
تفسیر البحر المحیط	ج ۲ ص ۴۱۹
تفسیر طبری	ج ۲ ص ۴۲۵ ۷
تفسیر بغوی	ج ۱ ص ۱۷۱
تفسیر در منثور	ج ۱ ص ۵۶۲ تا ج ۱ ص ۵۶۳۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسّل ووسیلہ سے گناہوں کی مغفرت اور توبہ قبول ہونے کا ثبوت

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ٤٥ / ٦٤

ترجمہ: اور اگر وہ کبھی اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو آجاتے آپ کے پاس پھر مغفرت طلب کرتے اللہ سے اور مغفرت طلب کرتا ان کے لئے رسول تو ضرور پاتے اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا، بے حد رحم فرمانے والا (ترجمہ البیان)۔

اس آیت کے تحت تفسیر روح المعانی میں ہے ۹۲/۵ (جَاءُوْكَ) عَلٰى اَثَرِ ظُلْمِهِمْ بِلَا رَيْبٍ مُتَوَسِّلِيْنَ بِكَ تَائِبِيْنَ عَنْ جِنَايَتِهِمْ غَيْرُ جَامِعِيْنَ. حَشْفًا وَّ سُوْءَ كَيْلَةٍ بِاعْتِذَارِهِمُ الْبَاطِلِ وَاَيْمَانِهِمُ الْفَاجِرَةِ. یعنی اے محبوب آئیں آپ کے پاس اپنے ظلم کے فوراً بعد بلا تاخیر آپ سے توسّل کرتے ہوئے اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے نہ جمع کرتے ہوئے ردی کھجوریں اور کم ناپ اپنے عذر باطل اور جھوٹی قسموں کے ساتھ۔

یہ توسّل بالنبی ﷺ مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی اس آیت۔ کے تحت اپنی اپنی عبارات کے ساتھ موجود ہے

تفسیر کبیر ۱۰/۱۳۰ تفسیر روح المعانی ۵/۹۲ تفسیر خازن ۱/۳۹۵

تفسیر ابن کثیر ۱/۴۹۱ تفسیر قرطبی ۵/۸۵ تفسیر الکشاف ۱/۵۱۷

روح البیان ۲/۲۳۵، البحر المحیط ۳/۲۰۳ تفسیر المنار ۵/۱۹۲

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہمیشہ مقربینِ الٰہی کا توسّل بارگاہ الٰہی میں پیش کرتے رہے

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ یَبۡتَغُوۡنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الۡوَسِیۡلَةَ اَیُّهُمۡ اَقۡرَبُ وَیَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَهٗ وَیَخَافُوۡنَ عَذَابَهٗ ط ۵۷/۱۷

ترجمہ: وہ (نیک بندے) جنھیں یہ کافر پوجتے ہیں خود ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اور اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں (البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر روح المعانی ۱۲۸/۱۵ میں ہے۔

یَنۡظُرُوۡنَ اَیُّهُمۡ اَقۡرَبُ فَیَتَوَسَّلُوۡنَ بِهٖ.

یعنی اللہ کے نیک بندے تو دیکھتے ہیں کہ اللہ کے نیک بندوں میں سے (اللہ کے) زیادہ قریب کون ہے تا کہ وہ اس کا توسُّل حاصل کر کے اس کی بارگاہ میں پیش کریں۔ تفسیر مظہری ۲۹۶/۵ کی اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ:

مَعۡنَاهُ یَطۡلُبُوۡنَ اَیُّهُمۡ اَقۡرَبُ اِلَی اللّٰهِ فَیَتَوَسَّلُوۡنَ بِهٖ.

یعنی اس کا معنیٰ یہ بنا کہ وہ اللہ کے نیک بندے اس تلاش میں رہتے ہیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب کون ہے تا کہ اس کا توسُّل و وسیلہ پیش کریں۔

اس مذکورہ آیت کے تحت مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی یہی ثبوت توسُّل موجود ہے

تفسیر روح المعانی	۱۲۷/۱۵
تفسیر روح البیان	۱۷۴/۵
تفسیر مظہری	۲۹۶/۵

تفسیر خازن	۱۳۲/۳ تا ۱۳۳/۳
تفسیر قرطبی	۱۸۱/۱۰
تفسیر الکشاف	۶۴۷/۲
تفسیر طبری	۲۳/۱۵
تفسیر بغوی	۱۰۰/۳
تفسیر بیضاوی	۵۷۴/۱
تفسیر زاد المسیر	۴۸/۵
تفسیر در منثور	۳۴۳/۴۔

اہل ایمان کیلئے بندگانِ الٰہی کا وسیلہ و توسّل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنا ضروری ہے

وَلَوْ لَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ج لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًاo ۲۵/۴۸

ترجمہ: اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان (بے بس) ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو تم پامال کر ڈالو گے۔ جنہیں تم نہیں جانتے پھر پہنچ جائے تمہیں (بھی) بے خبری میں ان کی طرف سے کوئی ضرر (تو ہم اسی وقت تمہیں قتال کی اجازت دے دیتے یہ) اس لیے کہ اللہ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کر دے۔ اگر وہ ایمان والے وہاں سے نکل جاتے تو ان (اہل مکہ) میں سے جو کافر تھے ہم انہیں دردناک عذاب دیتے۔ (ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر روح البیان میں علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اُنْظُرْ كَيْفَ شَفْقَةُ اللّٰهِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يُرَاقِبُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَ الضَّرَّاءِ وَيَرْضُوْنَ بِبَلَائِهٖ وَكَيْفَ يَدْفَعُ بِبَرَكَتِهِمُ الْبَلَاءَ عَنْ غَيْرِهِمْ فَعَلَى الْمُؤْمِنِ مُرَاعَاتُهُمْ فِيْ جَمِيْعِ الزَّمَانِ وَالتَّوَسُّلُ بِهِمْ اِلَى اللّٰهِ الْمَنَّانِ فَاِنَّهُمْ وَسَائِلُ اللّٰهِ الْخَفِيَّةُ.

ترجمہ: یعنی دیکھ اللہ تعالیٰ کی ان مومنوں پر کتنی شفقت و رحمت ہے جو حقوق اللہ کی دکھ اور سکھ میں دل سے نگرانی کرتے ہیں اور اس کی بلاؤ، مصیبت پر راضی رہتے ہیں۔ الخ۔ تو کس طرح ان کی برکت سے غیروں کی بلائیں ٹالتا ہے تو اہل ایمان کیلئے ہر وقت ان بندگان الٰہی کی رعایت بھی ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا وسیلہ و توسّل پیش کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ وہی در حقیقت اللہ تعالیٰ کے مخفی وسیلے ہیں۔

اس آیت کے تحت مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی یہ مضمونِ توسّل موجود ہے۔

تفسیر روح البیان	۴۸/۹ تا ۴۹/۹
تفسیر خازن	۱۷۰/۴
تفسیر الکشاف	۳۳۳/۴
تفسیر طبری	۱۱۸/۲۶
تفسیر بغوی	۱۸۳/۴
تفسیر مراغی	۱۱۱/۲۶
تفسیر در منثور	۷۶/۶

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے وسیلہ وتوسّل سے پورے قبیلوں کو محفوظ فرماتا ہے

وَكَانَ اَبُوْ هُمَا صَالِحًا ج فَاَرَا دَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّ هُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ق . ۸۲/۱۸

ترجمہ: اوران کا باپ نیک تھا تو آپ کے رب نے ارادہ فرمایا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکال لیں۔ (ترجمۃ البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر روح المعانی ۱۶/۳۴۷ پر ہے کہ

فَفِيْ الْآيَةِ دَلَا لَةٌ عَلٰى اَنَّ صَلَا حَ الْآ بَاءِ يُفِيْدُ الْعِنَا يَةَ بِالْاَبْنَاءِ.

یعنی اس آیت کی صراحۃً اس بات پر دلالت ہے کہ نیک ماں باپ کی نیکی کا فائدہ ان کی اولاد در اولاد کو پہنچتا ہے۔

آگے اسی صفحہ پر فرماتے ہیں کہ حضرت وہب سے مروی ہے کہ

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰے لَيَحْفَظُ بِا لْعَبْدِ الصَّالِحِ الْقَبِيْلَ مِنَ النَّاسِ.

فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندے کے وسیلہ جلیلہ وصدقے سے لوگوں کے پورے قبیلوں کو محفوظ فرماتا ہے۔

اور تفسیر مظہری ۵/۲۱۰ پر اسی آیت کے تحت نقل فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ يَحْفَظُ بِصَلَاحِ الْعَبْدِ وُلْدَهُ وَوُلْدَوُلْدِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَعَشِيْرَتِهٖ وَاَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهُ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ مَادَامَ فِيْهِمْ.

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندے کی نیکی کے صدقے اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد اور اس کے کنبے اور قبیلے اور اس کے اردگرد کے گھروالوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ جب تک وہ ان میں رہتا ہے سب اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں محفوظ رہتے ہیں۔

آگے فرماتے ہیں۔

وَفِيْ الْآيَةِ دَلِيْلٌ " عَلٰى اَنَّهُ حَقٌّ " عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ السَّعْيُ وَالرِّعَايَةُ لِلذُّرِّيَّاتِ الصُّلَحَاءِ مَالَمْ يَصْدُرْ مِنْهُمْ طُغْيَانٌ " وَكُفْرٌ "

یعنی اس آیت میں واضح طور پر یہ دلیل ہے کہ اہل ایمان کا یہ حق بنتا ہے کہ حتی الامکان بزرگان دین کی اولاد کا ادب واحترام کیا جائے۔ جب تک کہ ان سے حدود دین سے تجاوز و کفر صادر نہ ہو۔

مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی بہ تفاوتِ عبارات موجود ہے۔ دیکھئے:

تفسیر روح المعانی ۱۶/۳۴۶ تفسیر روح البیان ۵/۲۸۸ تا ۵/۲۹۱

مظہری ۵/۲۱۰ خازن ۳/۱۷۴

قرطبی ۱۰/۱۹۵ الکشاف ۲/۱۳۷

البحر المحیط ۶/۱۹۵ طبری ۱۶/۱۲

بغوی ۳/۱۲۷ امراغی ۱۶/۹ زادالمسیر ۵/۱۳۳

یوم عاشورہ کے توسّل ووسیلہ سے قیدی کا گرفتاری سے نجات یافتہ ہونا

وَاِذْ فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَیْنٰکُمْ وَاَغْرَقْنَا
اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ۲/۵۰

ترجمہ: اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا کو چیر دیا پھر تمہیں نجات دی اور ہم نے فرعون والوں کو غرق کر دیا اور تم دیکھ رہے تھے۔ (ترجمہ البیان)

تفسیر روح البیان ۱/۱۳۵ تحت آیت مذکورہ ایک واقعہ نقل فرمایا:

کہ عاشوراء کے دن کفار کا ایک قیدی قید سے فرار ہو گیا تو اُس کو گرفتار کرنے کیلئے شہ سوار روانہ ہوئے جب اُس نے سواروں کو پیچھے آتے دیکھا تو اُسے یقین ہو گیا کہ اب میں گرفتار کر لیا جاؤنگا۔ تو آسمان کی طرف سر اُٹھایا اور عرض کیا۔

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا الْیَوْمِ الْمُبَارَکِ اَسْئَلُکَ اَنْ تُنَجِّیَنِیْ
مِنْھُمْ فَاَعْمَی اللّٰہُ اَبْصَارَھُمْ جَمِیْعًا فَنَجَا الْاَسِیْرُ.

یعنی اے اللہ اس مبارک دن (عاشوراء) کے توسُّل سے میں سوال کرتا ہوں! کہ تو مجھے ان سے نجات دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان تمام سواروں کو اندھا کر دیا پس یہ قیدی نجات یافتہ ہو گیا۔

یوسف علیہ السلام کی قمیض کے وسیلہ وطفیل سے یعقوب علیہ السلام کی نابینائی کے بعد بینائی، ضعف کے بعد قوت، بڑھاپے کے بعد جوانی، اور غمی کے بعد خوشی لوٹ آئی

اِذْھَبُوْا بِقَمِیْصِیْ ھٰذَا فَاَلْقُوْہُ عَلٰی وَجْہِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا ج (۱۲/۹۳)

ترجمہ: میرا یہ کرتہ لے جاؤ تو اسے میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو اُن کی آنکھیں روشن ہو جائینگی۔ (ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر بغوی ج ۲/ص ۳۷۷ میں ہے۔

فَعَادَ بَصِیْرًا بَعْدَ مَا کَانَ اَعْمٰی وَعَادَتْ اِلَیْہِ قُوَّتُہٗ بَعْدَ الضَّعْفِ، وَشَبَابُہٗ بَعْدَ الْھَرَمِ وَسُرُوْرُہٗ بَعْدَ الْحُزْنِ. (ترجمہ البیان)

یعنی چہرۂ یعقوب علیہ السلام پر قمیض یوسف علیہ السلام ڈالتے ہی اس قمیض کی برکت ووسیلہ سے یعقوب علیہ السلام کی نابینائی کے بعد بینائی، ضعف کے بعد قوت، بڑھاپے کے بعد جوانی اور غمی کے بعد خوشی لوٹ آئی۔

(نتیجہ) جب اللہ تعالیٰ نے اپنے ان انبیاء وصلحاء کے اس لباس کے اندر جسے یہ زیب تن

فرماتے ہیں یہ برکات رکھی ہیں تو خود ان کی ذواتِ مقدسہ میں کیا کیا برکات ہونگی؟

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار۔

مختلف عبارات کے ساتھ یہی مسئلہ توسّل زیرِ آیت مذکورہ مندرجہ تفاسیر کے اندر بھی موجود ہے ملاحظہ ہو۔

تفسیر کبیر	ج۱۸/ص۱۶۵
روح المعانی	ج۱۳/ص۶۷
روح البیان	۳۳۲/۴
مظہری	ج۵/ص۶۶
خازن	ج۲/ص۵۵۴،
قرطبی	ج۹/ص۱۷۵
صاوی	۱۹۴/۳
الکشاف	۴۸۳/۲،
البحر المحیط	۴۴۲/۵
بغوی	۳۷۶/۲
مراغی	۳۶/۱۳

جبریل علیہ السلام کی گھوڑی کے نقشِ قدم کی مٹی کے توسّل و وسیلہ سے سونے کے بچھڑے کا بے جان پُتلا جاندار بچھڑا بن گیا

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَ كَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ۔ (۲۰/۹۶)

ترجمہ: اس نے کہا میں نے وہ چیز دیکھی جو دوسروں نے نہ دیکھی (مجھے گھوڑی پر سوار جبریل نظر آئے) تو میں نے (جبریل) رسول (کی سواری) کے نقشِ قدم (کی مٹی) سے ایک مٹھی بھرلی پھر میں نے اس کو (بچھڑے کے پُتلے میں) ڈال دیا اور اسی طرح (یہ کام) میرے دل کو بھلا معلوم ہوا۔ (البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر طبری میں ج۱۶/ص۲۳۸ پر ہے کہ:

رَاَی السَّامِرِیُّ اَثَرَ فَرَسِ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاَخَذَ تُرَابًا مِّنْ اَثَرِ حَافِرِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَی النَّارِ فَقَذَفَهٗ فِیْهَا وَقَالَ كُنْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ۔

حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت میں ہے کہ

قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْهُ مِنْ اَثَرِ جِبْرَائِیْلَ فَاَلْقَی الْقَبْضَةَ عَلٰی

خُلِیِّهِمْ فَصَارَ عِجْلاً جَسَداً لَّهُ خُوَارٌ "۔

ترجمہ: یعنی سامری نے جبرائیلؑ کے گھوڑے کے نشان دیکھے تو اسکے کھروں کے نشان کی مٹی لے لی اور پھر جس آگ میں سونا پڑا ہوا تھا وہ مٹی اسمیں ڈال دی اور کہا کہ تو بیل کی سی آواز نکالتا ہوا مجسم بچھڑا ہو جا۔

اور حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ حضرت جبرائیلؑ کے گھوڑے کے نقوش قدم کی مٹی میں سے ایک مٹھی بھر لی تو پھر یہ مٹھی بھر مٹی ان زیورات پر ڈال دی تو یہ مجسم بچھڑا ہو گیا، جو بیل کی سی آواز نکالتا تھا۔

اس آیت کے تحت ہی مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی موجود ہے۔

روح المعانی	ج ١٦/ص ٢٧٨
روح البیان	ج ١٥/ص ٤٢٦
صاوی	ج ٣/ص ٨٨
طبری	ج ١٦/ص ٢٣٨ تا ج ١٦/ص ٢٣٩
بغوی	ج ٣/ص ١٩٣۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعاء پاک وصاف ہونے کا وسیلہ عظمیٰ اور باعث تسکین ہے۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ط (٩/١٠٣)

ترجمہ: (اے محبوب) ان کے مال سے زکوٰۃ لیجیے جس کے ذریعہ آپ انہیں پاک اور بابرکت کر دیں اور آپ ان کیلئے دعا فرمائیں بیشک آپ کی دعا انکے لئے تسکین ہے۔
(ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر خازن میں ہے (ج ٢/ص ٢٠٣)

خُذْ يَا مُحَمَّدُ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ تِلْكَ الصَّدَقَةُ وَتُزَكِّيْهِمْ اَنْتَ بِهَا

آگے ہے۔

تُطَهِّرُهُمْ اَنْتَ يَا مُحَمَّدُ بِاَخْذِهَا مِنْهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ اَنْتَ بِوَاسِطَةِ تِلْكَ الصَّدَقَةِ

ترجمہ: یعنی اے محمد ﷺ ان کے مالوں سے صدقہ لیجئے یہ صدقہ انہیں پاک کر دے گا اور آپ اس کے وسیلہ سے انہیں بابرکت کر دیں گے اور آپ ہی اس صدقہ کے وسیلہ سے انہیں بابرکت کریں۔

اور اس آیت کے تحت تفسیر بغوی ج ٢/ص ٢٧٣ پر ہے۔

(خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ) بِهَا مِنْ ذُنُوْبِهِمْ.

یعنی اے محبوب ان کے مال سے زکوۃ لیجیے جس کے ذریعے آپ انہیں
ان کے گناہوں سے پاک کردیں۔

اور تفسیر المنار (ج ۱۱/ص ۱۹) پر ہے۔

فَالْمُطَهِّرُ هُنَا الرَّسُوْلُ وَالْمُطَهَّرُ بِهِ الصَّدَقَةُ.

یعنی یہاں پاک فرمانے والے تو حضرت رسول کریم ﷺ ہیں اور
جس سے پاک کرتے ہیں وہ صدقہ ہے۔

اور مندرجہ تفاسیر میں بھی یہی بہ تفاوتِ الفاظ موجود ہے۔ دیکھیے۔

تفسیر کبیر	ج ۱۶/ص ۱۴۲
تفسیر روح المعانی	ج ۱۱/ص ۲۱ تا ج ۱۱/ص ۲۲
تفسیر روح البیان	ج ۱/ص ۵۱۸
تفسیر خازن	ج ۲/ص ۲۰۳
تفسیر قرطبی	ج ۸/ص ۱۸۷
تفسیر صاوی	ص ۶۹ تا ج ۱۳/ص ۷۰
تفسیر بغوی	ج ۲/ص ۲۷۳
تفسیر المنار	ج ۱۱/ص ۲۰
تفسیر مراغی	ج ۱۱/ص ۱۷

حضرت مریم کے گریبان میں نفخ کا ظاہری سبب اور وسیلہ جبریل علیہ السلام ہیں جس سے عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّکِ ق صلے لِاَهَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا ۱۹/۱۹

ترجمہ: (جبریل نے) کہا (اے مریم) اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں
تاکہ تمہیں پاک بیٹا دوں (البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر مظہری ج ۶/ص ۱۱ پر ہے۔

اَسْنَدَ الْفِعْلَ اِلٰی نَفْسِهٖ مَجَازًا لِکَوْنِهٖ سَبَبًا ظَاهِرِیًّا بِالنَّفْخِ فِی الدِّرْعِ وَیَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ حِکَایَةً لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی تَقْدِیْرُهٗ اَرْسَلَنِیْ رَبُّکِ اِلَیْکِ یَقُوْلُ اَرْسَلْتُ رَسُوْلِیْ اِلَیْکِ لِاَهَبَ لَکِ بِتَوَسُّطِ کَسْبِهٖ النَّفْخَ فِیْ دِرْعِکِ.

یعنی مجازاً جبریل علیہ السلام نے اس فعل کی نسبت اپنی طرف کی کیونکہ گریبان حضرت مریم میں نفخ کا ظاہری سبب ووسیلہ یہی تھا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ قول جبریل قول خداوندی کا بیان ہو جس کی تقدیر یہ ہو کہ مجھے آپ کے رب نے آپ کی طرف بھیجا ہے اور وہ کہتا ہے کہ آپ کی طرف میں نے اپنا رسول بھیجا ہے تاکہ میں آپ کو بیٹا دوں آپ کے گریبان میں اس کے پھونک کے کسب کے وسیلہ و توسط سے۔

اس آیت کے تحت یہی مضمون بہ تفاوتِ الفاظ ان مندرجہ تفاسیر میں بھی ہے۔

مظہری ج ۶/ص ۱۱ تفسیر الکشاف ج ۳/ص ۹ تفسیر البحر المحیط ج ۶/ص ۲۲۴ مراغی ج ۱۶/ص ۴۲

اولیاء اللہ کی ذوات مقدسہ سراپا بابرکت ہوتی ہیں اور انکے مزارات منبع برکات ہوتے ہیں انکے وسیلہ سے انکے مزارات پردعا قبول ہوتی ہےاور برکت حاصل ہوتی ہے۔

قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰی اَمْرِھِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْھِمْ مَسْجِدًا۰ ۲۱/۱۸

ترجمہ: ان لوگوں نے کہا جو اپنے کام پر غالب رہے قسم ہے ہم ان کے پاس ضرور مسجد بنائیں گے۔

اس آیت کے تحت تفسیر روح البیان ج ۲۳۴/۵ میں ہے کہ:

أَیْ لَنَبْنِیَنَّ عَلٰی بَابِ کَھْفِھِمْ مَسْجِدًا یُّصَلِّیْ فِیْہِ الْمُسْلِمُوْنَ وَ یَتَبَرَّکُوْنَ بِمَکَانِھِمْ۔

ترجمہ: یعنی ہم ضرور ان کی غار کے دروازے پر مسجد بنائیں گے کہ مسلمان اس میں نماز پڑھیں گے اور ان کی اس جگہ و مقام سے برکت حاصل کریں گے۔

اور حضرت علامہ ثناء اللہ پانی پتی اپنی تفسیر مظہری ج ۳۶۹/۵ پر فرماتے ہیں کہ

ھٰذِہِ الْآیَۃُ تَدُلُّ عَلٰی جَوَازِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ لِیُصَلّٰی فِیْہِ عِنْدَ مَقَابِرِ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ قَصْدًا لِلتَّبَرُّکِ بِھِمْ۰

ترجمہ: یہ آیت یہ بتاتی ہے کہ اولیاء کرام کے مزارات کے قریب نماز پڑھنے اور ان سے تبرک

حاصل کرنے کیلئے مسجد بنانا جائز ہے۔

اس مذکورۃ آیت کے تحت جیسا کہ

تفسیر روح البیان ج ۲۳۴/۵

اور تفسیر مظہری ج ۳۶۹/۵ میں ہے

تفسیر الکشاف ص ۶۸۴

اور تفسیر المعانی ج ۳۰۰/۱۵ پر ہے۔

نتیجہ: ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے مزارات و مقابر کے قریب مسجد بنانا اور ان مساجد میں نماز فقط اس وجہ سے پڑھنا کہ یہ مسجد اللہ تعالیٰ کے ولی کے قرب کی وجہ سے بابرکت ہے اور یہاں نماز پڑھنے سے ہمیں خداوند تعالیٰ کی رحمت و برکت زیادہ نصیب ہوگی کیونکہ اس خطۂ زمین پر اللہ تعالیٰ کے ولی کا جسدِ اطہر ہے جو سراپا مبارک ہے جب جسم ولی زمین کے خطہ کو لگا اسکو بابرکت کردیا اور اسکے قریب مسجد بنائی جو اللہ کا گھر ہے جسکے بنانے سے جنت میں مکان بنتا ہے جسمیں اسکی برکت پہنچی جسکے حصول کیلئے وہاں نماز پڑھنا زیادہ ثواب کا باعث ہے تو پھر خود ولی کیونکر بابرکت نہ ہوگا اور اسکے وجود سے توسّل کیسے جائز نہ ہوگا۔

عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل و وسیلہ سے کفار بھی عذاب سے محفوظ

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط

اس آیت کے تحت تفسیر کبیر میں ج ۱۵/ ۱۲۷ پر ہے۔

اِنَّ مُحَمَّداً عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَادَامَ يَكُوْنُ حَاضِراً مَعَهُمْ فَاِنَّهٗ تَعَالٰى لَا يَفْعَلُ بِهِمْ ذَالِكَ تَعْظِيْماً لَهٗ.

ترجمہ: یعنی بیشک جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود انکے ساتھ موجود ہے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی عظمت کے پیش نظر انکے مانگے ہوئے عذاب کا معاملہ نہیں کریگا۔

نتیجہ: جب کفار جو خود عذاب چاہ رہے تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے طفیل ان پر اللہ تعالیٰ عذاب نہیں بھیجتا اور وہ عذاب سے محفوظ ہوتے ہیں مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے کیونکہ محفوظ نہ ہوگا پھر کسطرح ان سے توسل حاصل کرنا ناجائز ہوگا؟

مندرجہ تفاسیر میں بھی یہی بہ تفاوتِ الفاظ موجود ہے۔ دیکھئے۔

تفسیر کبیر	۱۵/ ۱۲۷
تفسیر مظہری	۴/ ۵۰ تا ۴/ ۵۵
تفسیر خازن	ج ۲/ ۳۰۸
تفسیر ابن کثیر	۲/ ۳۰۲
تفسیر قرطبی	۸/ ۲۹

تفسیر صاوی	۳/ ۱۵
تفسیر طبری	۹/ ۲۷۹
تفسیر الکشاف	۲/ ۲۱۰
تفسیر البحر المحیط	۴/ ۴۱۹
تفسیر بغوی	۲/ ۲۰۷
تفسیر المنار	۹/ ۵۴۷
تفسیر مراغی	۹/ ۲۰۲
تفسیر در منثور	۳/ ۳۲۸

موسیٰؑ کی دعا کا وسیلہ و توسل

وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّکَ
یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ مِنْ م بَقْلِهَا الخ الایة

ترجمہ: اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم سے ایک کھانے پر ہرگز صبر نہ ہوگا۔ تو ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کیجئے (کہ) وہ (من وسلویٰ کی بجائے) ہمارے لئے زمین سے اگنے والی چیزیں پیدا کرے زمین کی سبزی (ترکاری) الخ (ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر روح المعانی ج ۱/۱ ۲۷۱ پر ہے کہ:

وَاِنَّمَا سَاَلُوْامِنْ مُوْسٰی اَنْ یَّدْعُوْلَهُمْ لِاَنَّ دُعَاءَ الْاَنْبِیَاءِ
عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَقْرَبُ لِلْاِجَابَتِ مِنْ دُعَاءِ غَیْرِهِمْ.

ترجمہ

یعنی اور انہوں نے موسیٰؑ سے اپنے لئے دعا کی درخواست اسلئے کی کہ وہ جانتے تھے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی دعا دوسروں کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مقبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔
اور اسی طرح تفسیر البحر المحیط ج ۱/ ۳۳۹ پر موجود ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کو انبیاء کے توسّل سے بینائی اور قوتِ جوانی عطاء ہوئی

فَلَمَّاقَضٰی مُوْسَی الْاَجَلَ وَ سَارَبِاَهْلِهٖٓ ۲۸/۲۹۵

ترجمہ

پھر جب موسیٰ نے (اجارہ کی) میعاد پوری کر دی اور اپنی اہلیہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔

اس آیت کے تحت تفسیر روح البیان (بیروت) ۶/ ۳۲۷

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "جب موسیٰ علیہ السلام بکری چرانے کی مدت پوری کر چکے تو آپ نے وطن واپسی کا ارادہ فرمایا تو حضرت شعیب علیہ السلام رو پڑے اور فرمایا!

یَامُوْسٰی کَیْفَ تَخْرُجُ عَنِّیْ وَ قَدْ ضَعُفْتُ وَ کَبِرْتُ فَقَالَ لَهٗ قَدْ طَالَتْ غَیْبَتِیْ عَنْ اُمِّیْ وَخَالَتِیْ وَ هَارُوْنَ اَخِیْ وَاُخْتِیْ فِیْ مَمْلَکَةِ فِرْعَوْنَ فَقَامَ شُعَیْبُ وَ بَسَطَ یَدَیْهِ وَقَالَ یَارَبِّ بِحُرْمَةِ اِبْرَاهِیْمَ الْخَلِیْلِ وَ اِسْمَاعِیْلَ الصَّفِیِّ وَاِسْحَاقَ الذَّبِیْحِ وَیَعْقُوْبَ الْکَظِیْمِ وَیُوْسُفَ الصِّدِّیْقِ رُدَّ قُوَّتِیْ وَبَصَرِیْ فَاَمَّنَ مُوْسٰی عَلٰی دُعَائِهٖ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ بَصَرَهٗ وَقُوَّتَهٗ.

ترجمہ

اے موسٰیؑ اس حالت میں آپ میرے پاس سے کس طرح جا رہے ہو۔ جبکہ حال یہ ہے کہ میں انتہائی کمزور اور بوڑھا ہو گیا ہوں۔ حضرت موسٰی علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ مجھے اپنی ماں اور خالہ اور بھائی ہارون اور بہن سے غائب ہوئے کافی مدت ہو چکی ہے جبکہ وہ (دشمن خدا) فرعون کی سلطنت میں ہیں۔ تو حضرت شعیب علیہ السلام کھڑے ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھ دعا کیلئے اللہ تعالیٰ کے سامنے پھیلائے اور عرض گزار ہوئے۔ "اے میرے پروردگار! ابراہیم خلیل واسماعیل صفی واسحاق ذبیح ویعقوب کظیم و یوسف صدیق علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ وتوسّل سے میری قوت جوانی وبینائی لوٹا دے پس موسٰی علیہ السلام نے آپکی دعا پر آمین کہا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوت جوانی وبینائی واپس لوٹا دی۔

نتیجہ

ثابت ہوا کہ توسّل انبیاء واولیاء سے دُعا قبول ہوتی ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مقبولان خدا کا توسّل سنت وطریقۂ انبیاء ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ توسّل ووسیلہ کا منکر ومخالف انبیاء واولیاء کا مخالف ہے۔

عصر اور عشاء کی چار رکعت سنت کے وسیلہ اور توسّل سے قحط سالی سے نجات

وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ۝ ۶۰/۲

ترجمہ

اور جب پانی طلب کیا موسٰیؑ نے اپنی امت کیلئے تو ہم نے فرمایا اپنا عصا اس پتھر پر مارو تو اس سے بارہ چشمے جاری ہو گئے۔ بیشک ہر گروہ نے پانی پینے کی اپنی جگہ کو پہچان لیا۔ کھاؤ اور پیو اللہ کے رزق سے اور نہ پھرو زمین میں فساد کرتے ہوئے۔ (البیان)

مذکورہ بالا آیت کے تحت تفسیر روح البیان ج۱/۱۵۰ پر شیخ باقادہ آفندی کا قول نقل فرمایا کہ سالک کی ترقی سنن مصطفٰی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر مداومت کرنے سے ہوتی ہے۔ اس کے ضمن میں ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک سال حجاج کے زمانہ میں بارش بند ہو گئی۔ لوگ کئی بار نماز استسقاء پڑھ چکے۔ لیکن کچھ نہ ہوا۔ انکو کسی ذریعہ سے کہا گیا کہ اگر وہ شخص دعا کرے جسکی عصر و عشاء کی پہلی چار رکعت سنت کبھی ترک نہ ہوئی ہوں تو بارش ہو جائیگی۔ ورنہ اگر چالیس سال بھی دعا مانگتے رہو گے تب بھی بارش نہیں ہوگی۔

ایسی عادت کا انسان بہت تلاش کیا گیا لیکن مل نہ سکا۔ آخر حجاج نے ظاہر کیا کہ مجھ سے کبھی یہ

سنتیں ترک نہیں ہوئیں اس نے دعا مانگی تو فوراً بارش شروع ہوگئی۔

نتیجہ

تو یہ سب سنت رسول ﷺ کی برکت تھی جسکے توسّل سے بارش ہوئی حالانکہ حجاج کتنا بڑا ظالم تھا ۔ جب ظالم کی دعا میں ان سنتوں کی ادائیگی کی برکت سے اور توسّل سے یہ اثر ہے تو نیکوکار کی دعا میں کتنا اثر ہوگا۔ جسکے متعلق تفسیر روح البیان ج ۱۴۸/۱ میں اسی کے آگے ہے۔

اَنْ یُّجْعَلَ صُلَحَاءُ النَّاسِ وَسِیْلَةً وَّ شَفِیْعًا.

یعنی لوگوں میں سے نیکوں کو اپنی دعا میں
وسیلہ و سفارشی بنایا جائے تاکہ فوراً دعا قبول ہو۔

علامہ رومی فرماتے ہیں!

گر نداری تو دم خوش در دعا
رو دعا میخواہ از اخوان صفا

یعنی اگر تیری دعا میں اثر نہیں تو ان پاک بازوں سے دعا کرا جن کی دعا میں اثر ہے۔

ملک الموت روح قبض کرنے کا وسیلہ ہے

قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَّلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُکِّلَ بِکُمْ ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ ۱۱/۳۲

ترجمہ

فرما دیجئے تمہیں موت کا فرشتہ وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر کیا گیا
پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان ج ۱۵۱/۷ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

فَالْفَاعِلُ لِکُلِّ فِعْلٍ حَقِیْقَةً وَالْقَابِضُ لِاَرْوَاحِ جَمِیْعِ الْخَلَائِقِ
هُوَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاَنَّ مَلَکَ الْمَوْتِ وَاَعْوَانَهٗ وَسَائِطُ ۝

یعنی تمام مخلوق کی روحوں کو قبض کرنے والا اور ہر فعل کا فاعل حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی ہے
اور بیشک ملک الموت اور اسکے معاون تو درمیان میں واسطے ہیں۔

اور اسی طرح تفسیر مظہری ج ۲۸۱/۷ پر ہے۔

اصحاب کہف کے اسماء کا توسّل

سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَۃٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ج الآیۃ ۲۲/۱۸

اس کے تحت تفسیر صاوی علی الجلالین ج ۳ ص ۹ اور تفسیر روح المعانی ج ۱۵ ص ۲۲۷ میں ہے کہ اصحاب کہف کے اسماء کے وسیلہ کی یہ خاصیت ہے کہ انسان آگ، غریق یعنی حرق، غرق، سرق، جنات، نظر بد، بے برکتی، مرگی، دیوانگی وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔ علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں

وَاَنَا اَعُدُّ هٰذَا مِنْ خَوَاصِ اَسْمَائِهِمْ فَاِنَّهٗ صَحِیْحٌ مُجَرَّبٌ. روح المعانی ج ۱۵ ص ۲۲۷

یعنی کہ میں اس کو ان کے اسماء کے خاصوں میں سے شمار کرتا ہوں۔ اور یہ بات صحیح ہے اور تجربہ شدہ ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ اصحاب کہف کے اسماء کے توسّل سے آدمی پانی میں ڈوبنے، جلنے، اور غارت گری، اور چوری سے محفوظ و امن میں رہتا ہے۔ ان کے نام لے کر یوں دعا کرے۔

اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ یَمْلِیْخَا مَكْسَلْمِیْنَا كَشْفُوْطَطْ آذَرْ فَطْیُوْنُسْ كَشَا فَطْیُوْنُسْ تَبْیُوْنُسْ یُوَانِسْ بُوْ سْ وَ كَلْبُهُمْ قِطْمِیْرُ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ.

اور مولینا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۱۳۲ پر فرماتے ہیں کہ اسماء محبوبان خدا علیہم التحیۃ والثناء سے توسّل و تبرک بلاشبہ محمود و مندوب ہے تفسیر طبری پھر شرح مواہب لدنیہ العلامۃ الزرقانی ج ۹ ص ۴۲۹ میں ہے اِذَا كُتِبَ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْكَهْفِ فِیْ شَیْءٍ وَاُلْقِیَ فِی النَّارِ اُطْفِئَتْ

ترجمہ: یعنی جب اصحاب کہف کے نام لکھ کر آگ میں ڈال دیئے جائیں تو آگ بجھ جاتی ہے۔

(شفاء العلیل ص ۱۵۵)

توسّل کا ثبوت

احادیث کی روشنی میں

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا اپنے اور دیگر انبیاء علیہم السّلام کے توسّل سے دُعا فرمانا توسّل کا عملاً ثبوت ہے۔

حدیث.

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتِ اَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ اُمُّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ دَخَلَ عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ عِنْدَ رَاْسِهَا فَقَالَ "یَرْحَمُکِ اللّٰهُ" فَاِنَّکِ کُنْتِ اُمِّیْ بَعْدَ اُمِّیْ تَجُوْعِیْنَ وَتُشْبِعِیْنَنِیْ وَتَعْرِیْنَ وَتُکْسِیْنَنِیْ وَتَمْنَعِیْنَ نَفْسَکِ طَیِّبَ الطَّعَامِ وَتُطْعِمِیْنَنِیْ تُرِیْدِیْنَ بِذٰلِکَ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ اَمَرَ اَنْ تُغْسَلَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا فَلَمَّا بَلَغَ الْمَاءُ الَّذِیْ فِیْهِ الْکَافُوْرُ سَکَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِیَدِهٖ، ثُمَّ خَلَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَمِیْصَهٗ وَاَلْبَسَهَا اِیَّاهُ وَکَفَّنَهَا فَوْقَهٗ، ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ وَاَبَا اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَغُلَامًا اَسْوَدَ یَحْفِرُوْنَ قَبْرَهَا، فَلَمَّا بَلَغُوا اللَّحْدَ حَفَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاضْطَجَعَ فِیْهِ ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ" لَا یَمُوْتُ اِغْفِرْ لِاُمِّیْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدٍ وَلَقِّنْهَا حُجَّتَهَا، وَاَوْسِعْ عَلَیْهَا مُدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِیِّکَ وَالْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِیْ فَاِنَّکَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۝

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب فاطمہ بنتِ اسد بن ہاشم (والدۂ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا انتقال ہوا تو حضور ﷺ تشریف لائے اور ان کے سر کے پاس بیٹھ کر فرمایا! اللہ آپ پر رحم کرے۔ بیشک آپ میری ماں کے بعد میری ماں تھیں، آپ خود بھوکی رہتیں اور مجھے شکم سیر کرتیں، اور آپ نہ پہنتیں اور مجھے کپڑے پہناتیں اور آپ خود اچھے اچھے کھانے نہ کھاتیں اور مجھے کھلاتی تھیں، اس سے آپ کا مقصود صرف اللہ کی رضا، اور آخرت کا گھر تھا۔

پھر حضور ﷺ نے حکم فرمایا کہ ان کو تین تین مرتبہ غسل دیا جائے پھر جب کافور کا پانی آپ کے پاس پہنچا تو نبی کریم ﷺ نے وہ پانی انڈیل کر اپنے ہاتھوں میں لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص اتاری اور وہ قمیص انہیں پہنادی۔ اور اپنی چادر کا اُسکے اوپر کفن پہنایا۔ پھر حضور ﷺ نے اسامہ بن زید، اور ابوایوب انصاری، عمر بن خطاب اور ایک حبشی غلام کو بُلایا کہ وہ اُن کی قبر کھودیں۔ جب قبر کھودتے ہوئے وہ لحد تک پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے خود قبر کھودی پھر اس میں لیٹ گئے!

پھر فرمایا:

سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ اور وہ خود زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا (اے اللہ) میری ماں فاطمہ بنتِ اسد کو بخش دے۔ اور اس کو اس کی حُجت (قبر میں نکیرین کے سوالات کا جواب) خوب سمجھا دے۔ اور اس کی قبر کو وسیع کر دے۔ اپنے نبی (محمد ﷺ) کے توسّل اور اُن نبیوں کے

توسّل سے جو مجھ سے پہلے ہوئے ہیں۔ بیشک تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

یہ حدیث حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۱۲۳ پر تو اسی طرح ہے جو اوپر درج ہے۔

باقی کچھ تفاوتِ الفاظ سے یہ

مستدرک حاکم	ج ۳ ص ۱۱۷ پر
اور المعجم الاوسط للطبرانی	ج ۱ ص ۶۸ تا ج ۱ ص ۶۹
اور مجمع الزوائد	ج ۹ ص ۳۰۴
اور الاستیعاب	ج ۳ ص ۱۸۹۱
وفاء الوفاء شریف	ج ۳ ص ۸۹۸ تا ج ۳ ص ۸۹۹، ج ۴ ص ۱۳۷۳

میں بھی موجود ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا توسّل پیش کرنے کا طریقہ سکھانا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسّل سے نابینا کا بینا ہونا

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنُ سَیَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِی جَعْفَرِ الْمَدَنِیُّ عَنْ عَمَارَۃِ بْنِ خُذَیْمَۃِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ رَجُلاً ضَرِیْرَ الْبَصَرِ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰہَ لِیْ اَنْ یُعَافِیَنِیْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ اَخَّرْتُ لَکَ وَھُوَ خَیْرٌ وَاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ فَقَالَ اُدْعُہُ فَاَمَرَہُ اَنْ یَّتَوَضَّأَ فَیُحْسِنَ وُضُوْءَہُ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَیَدْعُوْ بِھٰذَا الدُّعَاءِ.

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْتَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ"

قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

احمد بن منصور بن یسار، عثمان بن شعبہ، ابو جعفر المدنی، عمارۃ بن خزیمہ بن ثابت، عثمان بن حنیف سے روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا

حضور اللہ سے دعا کریں کہ مجھے آرام دے۔ آپ نے فرمایا اگر تُو چاہے تو تیرے لیے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو دعا کر دوں۔ وہ بولا حضور رب سے دعا کر دیں۔ آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے اور یہ دعا مانگنے کا حکم دیا۔ اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف رحمت والے نبی حضرت محمد ﷺ کے توسّل سے متوجہ ہوتا ہوں۔ یارسول اللہ میں نے آپ کے توسّل سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کی ہے۔ تاکہ پوری ہو۔ اے اللہ ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

ان مندرجہ ذیل کتب میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

ترمذی	ج۲ص۱۹۸،
ابن ماجہ	ص۱۰۰،
مشکوٰۃ	۲۱۹،
مسند امام احمد	ج۴ص۱۷۰،
مستدرک حاکم	ج۱ص۷۰۷ تا ج۱ص۷۰۸،
الترغیب	ج۱ص۲۷۲ تا ص۲۷۳،
السنن الکبریٰ نسائی	ج۶ص۱۶۹،
کنز العمال	ج۳ص۱۸۱،

ابن عساکر	ج۲۴ص۹۴،
الصحیح الجامع الصغیر	ج۱/۲۷۴،
المعجم الصغیر	ج۱/۱۸۳،
مرقات شرح مشکوٰۃ	ج۵/۴۰۴،
زرقانی	ج۱۲/۲۱۹ تا ۱۲/۲۲۳،
جواہر البحار	۴/۲۷،
وفاء الوفا	۱۳۷۲،
حصن حصین اردو	ص۱۹۵۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسّل سے حضرت آدم علیہ السّلام کی توبہ قبول ہونا

ملاحظہ ہو حدیث

"عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ,, لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِیْئَۃَ قَالَ یَا رَبِّ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِیْ ، فَقَالَ اللّٰہُ ! یَا آدَمُ وَ کَیْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ اَخْلُقْہُ ؟ قَالَ : یَا رَبِّ لِاَنَّکَ لَمَّا خَلَقْتَنِیْ بِیَدِکَ وَنَفَخْتَ فِیَّ مِنْ رُوْحِکَ رَفَعْتُ رَأْسِیْ فَرَأَیْتُ عَلٰی قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَکْتُوْبًا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ" رَسُوْلُ اللّٰہِ فَعَلِمْتُ اَنَّکَ لَمْ تُضِفْ اِلٰی اِسْمِکَ اِلَّا اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَیْکَ فَقَالَ اللّٰہُ : صَدَقْتَ یَا آدَمُ اِنَّہٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ اُدْعُنِیْ بِحَقِّہٖ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَوْ لَا مُحَمَّدٌ" مَا خَلَقْتُکَ ،، ھٰذا حدیث صحیح الاسناد ۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی تو انہوں نے (بارگاہ رب العزت) میں عرض کیا اے پروردگار! میں تجھ سے محمد ﷺ کے وسیلہ (توسّل) سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! تم نے محمد ﷺ کو کس طرح پہچان لیا۔

حالانکہ ابھی تو میں نے انہیں پیدا بھی نہیں کیا؟ اس پر آدم علیہ السلام نے عرض کیا! اے میرے پروردگار جب تو نے اپنے دستِ قدرت سے مجھے پیدا فرمایا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اوپر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے ہر ستون پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا نظر آیا تو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا نام رکھا ہے جو تجھے تمام مخلوق میں سب سے زیادہ پیارا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! تو نے سچ کہا ہے۔ مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہے اب تو نے ان کے وسیلہ (توسّل) سے مجھ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف کر دیا اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

یہ حدیث مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہے۔

المستدرک	ج۲/۶۷۲،
کنزالعمال	ج۱۱/۴۵۵،
ابن عساکر	ج۷/۴۳۷،
زرقانی	ج۱/۱۱۸ تا ج۱/۱۲۰،
مواہب اللدنیہ	ج۱/۳۳ و ج۳/۲۵۲ تا ج۳/۶ ۱۵ و ص ۴۱۸
دلائل النبوۃ بیہقی	ج۳/۴۸۹،
شفاء شریف	ص۲۲۳ تا ص۲۲۴،

شرح شفاء ملا علی قاری	ج ۱/۳۷۵ تا ج ۱/۳۷۶،
نسیم الریاض شرح شفاء	ج ۳/۳۴۱ تا ج ۳/۳۴۲،
حجۃ اللہ علی العلمین	ص ۵۷۸ تا ص ۵۸۰،
خصائص کبریٰ	ج ۱/ص ۱۲،
انوار الباری شرح بخاری	ج ۱۳/ ۲۱۳،
البدایہ والنہایہ	ج ۷/۱،
وفاء الوفاء	ج ۴/ ۱۳۷۱ تا ج ۴/ ۱۳۷۲۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے چچا
حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا توسّل

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ اِذَا قَحَطُوْا اسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَیُسْقَوْنَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد فاروقی میں جب قحط پڑتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے توسّل سے پانی مانگتے اور یہ دعاء کرتے تھے۔

یا اللہ! ہم پہلے تیرے پاس اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لایا کرتے تھے تو تو پانی برساتا تھا اور اب ہم تیرے پاس اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا وسیلہ (توسّل) لیکر آئے ہیں۔ ہم پر پانی برسا، پس پانی برستا۔

حوالہ جات توسّل حضرت عباس رضی اللہ عنہ

بخاری شریف	صفحہ ۱۳۷ جلد ۱ وصفحہ ۵۲۶ جلد ۱
بیہقی شریف	صفحہ ۳۹۱ جلد ۳
المسند الجامع	جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۶

کنز العمال	جلد۸صفحہ۴۳۸
ابن عساکر	جلد۲۶صفحہ۳۵۵
صحیح ابن حبان	جلد۴صفحہ۲۲۸
زرقانی	جلد۱۱صفحہ۵۳اورجلد۱۲صفحہ۴۱۹
کشف الغمہ	جلد۱صفحہ۱۹۱
خصائص کبریٰ	جلد۱صفحہ۲۰۸
جمع الفوائد	جلد۱صفحہ۲۹۱وجلد۱صفحہ۲۹۲
عمدۃ القاری شرح بخاری	جلد۷صفحہ۳۷وجلد۷صفحہ۴۸وجلد۱۶صفحہ۳۰۵
فتح الباری	جلد۲صفحہ۶۳۷وجلد۲صفحہ۶۴۱وجلد۷صفحہ۹۸وجلد۷صفحہ۹۹
تجرید بخاری	جلد۱صفحہ۲۲۴
تقریر بخاری	جلد۳صفحہ۴۹۱
فیوض الباری	جلد۴صفحہ۱۱۸
مرقات شرح مشکوٰۃ	جلد۳صفحہ۵۵۹

قحط میں مبتلا لوگوں کی خوشحالی کیلئے امام کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسّل سے بارش طلب کرنا

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ اَبِيْ طَالِبٍ.

وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ.

ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابوقتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اُن سے اُن کے والد نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے سنا۔۵۳

ترجمہ: وہ روشن سفید چہرہ والے جن کے چہرۂ اقدس کے توسّل سے بارش طلب کی جاتی ہے۔ جو یتیموں کے والی بیواؤں کے غم خوار ہیں۔

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ.

وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ÷ ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ.

اور عمر بن حمزہ نے کہا کہ ہمیں سالم نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے حدیث بیان کی کہ میں شاعر کا یہ شعر بھی یاد کرتا۔ اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھتا جبکہ آپ منبر شریف پر بارش کیلئے دعاء فرماتے آپ ابھی منبر سے نہ اُترتے حتی کہ پرنالے زور سے بہنے لگتے (یہ ہے وہ شعر)

وَاَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ÷ ثِمَالُ الْیَتٰمٰی عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ.

وہ گورے رنگ والے کہ جس کے چہرہ انور کے وسیلہ (توسل) سے بارش طلب کی جاتی ہے۔

جو یتیموں کے والی، بیواؤں کے غم خوار ہیں۔ (یہ ابوطالب کا کلام ہے)

بخاری شریف	جلد۱ صفحہ ۱۳۷
المسند الجامع	جلد۱۰ صفحہ ۱۷۶
کنز العمال	جلد۸ صفحہ ۴۳۸
زرقانی	جلد۱۱ صفحہ ۱۵۳
خصائص کبریٰ	جلد۱ صفحہ ۲۰۸
فتح الباری	جلد۲ صفحہ ۶۳۷ تا جلد۲ صفحہ ۶۴۱
بدائع الصنائع	جلد۲ صفحہ ۲۵۹ تا جلد۲ صفحہ ۲۶۱
البدایہ والنہایہ	جلد۳ صفحہ ۱۳۵

چیونٹی کے وسیلہ سے بارش کا ہونا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَرَجَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ بِالنَّاسِ یَسْتَسْقِیْ فَاِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ ارْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِیْبَ لَكُمْ مِّنْ اَجْلِ شَاْنِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ (جلد۲ دار قطنی صفحہ ۵۳)

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انبیاء میں سے ایک نبی دعاء بارش کیلئے لوگوں کو باہر لیکر نکلے تو ایک چیونٹی پر گزرے جو اپنے پاؤں آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے تھی آپ نے فرمایا لوٹ چلو اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری دعاء مقبول ہوگئی۔

مرقات شرح مشکوٰۃ جلد۳ صفحہ ۵۶۰ میں اس حدیث کے تحت ایک روایت نقل فرمائی گئی ہے کہ یہ نبی سلیمان علیہ السلام تھے۔ آپ نے چیونٹی کو ہاتھ اُٹھائے دیکھا اور یہ دعاء مانگتے سنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِكَ لَا غِنٰی بِنَا عَنْ رِزْقِكَ فَلَا تُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِ بَنِیْ آدَمَ.

ترجمہ: اے اللہ تیری مخلوق میں سے ہم بھی ایک مخلوق ہیں۔ (ہمیں روزی دے ورنہ ہم ہلاک ہوجائیں گی) تیرے رزق سے ہم مستغنی نہیں ہیں۔ تو تو ہمیں انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک نہ کر۔

(نتیجہ) جب چیونٹی کے ذریعہ اور وسیلہ سے بارش وخوش حالی اللہ تعالیٰ عطاء فرماتا ہے تو اشرف

الخلوق نیک وصلحاء بندوں کے وسیلہ وتوسّل سے کیسے عطاء نہیں فرما سکتا اور ان کا توسّل کیسے ناجائز ہوسکتا ہے۔

مندرجہ ذیل کتب میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

مصنف عبدالرزاق جلد۳ صفحہ۱۸، مصنف ابن ابی شیبہ جلد۷ صفحہ۷۷ تا جلد۷ صفحہ۷۸

ضعیف الجامع الصغیر صفحہ۴۱۵

حلیۃ العلماء	جلد۲ صفحہ۳۲۳
احیاء العلوم	جلد۱ صفحہ۲۹۰
مرقات شرح مشکوٰۃ	جلد۳ صفحہ۵۶۰
مظاہر حق	جلد۱ صفحہ۹۷۶
دار قطنی	جلد۲ صفحہ۵۲
مشکوٰۃ شریف	صفحہ۱۳۲
مستدرک، حاکم	جلد۱ صفحہ۴۷۳
مرآت شرح مشکوٰۃ	جلد۲ صفحہ۳۹۷ تا جلد۲ صفحہ۳۹۸

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ اطہر کے توسّل سے بارش کا ہونا

قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطاً شَدِيْداً فَشَكَوْا اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى لَايَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ قَالَ: فَفَعَلُوْا فَمُطِرْنَا مَطَراً حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامُ الْفَتَقِ۔

ترجمہ: اہل مدینہ قحط شدید میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکایت کی۔ حضرت اُم المومنین نے فرمایا تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر منور کی طرف نظر کرو اور اس کے اور آسمان کے درمیان ایک روشندان ایسا کرو کہ درمیان میں آڑ نہ رہے۔ انہوں نے ایسا کیا تو بارش ایسی ہوئی کہ سبز چارہ خوب نکلا اور اونٹ موٹے ہوکر چربی سے پھول گئے تو اس سال کا نام ہی عام الفتق ہوگیا۔

دیکھئے دارمی شریف جلد۱ صفحہ۴۴

وفاء الوفاء جلد۲ صفحہ۵۶۰

جمع الفوائد جلد۱ صفحہ۲۹۱ تا جلد۱ صفحہ نمبر۲۹۲

مشکوٰۃ ۵۴۵۔

اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقبول بندوں کا وسیلہ وتوسّل دعاء میں سنت ہے اور عمل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے

دیکھئے حدیث

وَعَنْ اُمَیَّةَ بْنِ خَالِدِابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَسِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْکَ الْمُهَاجِرِیْنَ = مشکوٰۃ شریف ص ۴۴۷

یعنی اور حضرت امیہ ابن خالد ابن عبداللہ ابن اسید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ تعالیٰ سے کفار کے مقابلہ پر) فتح حاصل ہونے کیلئے درخواست کرتے تو فقراء مہاجرین کے توسّل ووسیلہ سے دعاء مانگتے۔

تشریح: اس حدیث کے تحت محقق علی الاطلاق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد ۴ صفحہ ۲۱۵ میں فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کفار سے محاذ آرائی کے وقت اللہ تعالیٰ سے فتح حاصل ہونے کیلئے جو دعاء مانگتے تو فقراء مہاجرین کے توسّل ووسیلہ سے مانگتے اور یوں بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے۔

اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا بِفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ.

یعنی اے اللہ فقراء مہاجرین کے توسّل ووسیلہ سے ہماری مدد فرما۔

اور اس حدیث کے تحت حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی یہی بات مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۹ صفحہ ۲۴۴ پر یوں دعاء کو نقل فرماتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلَی الْاَعْدَاءِ بِحَقِّ عِبَادِکَ الْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ.

اے اللہ ہمیں اپنے خاص فقراء مہاجرین بندوں کے وسیلہ وتوسّل سے دشمنوں پر فتح ونصرت عطاء فرما۔

تشریح: یہ حدیث جہاں یہ ثابت کر رہی ہے کہ حضور پاک نے اللہ تعالیٰ کے مقبول ومحبوب نیک بندوں کا وسیلہ وتوسّل اپنی دعاء میں بارگاہ الٰہی میں پیش کر کے اپنی اُمت کیلئے اپنی سنت مقرر فرمادی ہے۔ وہاں حضرت ملا علی قاری اور حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث فقراء ونادار مسلمانوں کی اس عظمت وفضیلت کو بھی ظاہر کر رہی ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے ثابت فرمائی۔ چنانچہ آپ نے یہ شرف صرف فقراء ومساکین کو عطا فرمایا کہ ان کو واسطہ اور وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے فتح ونصرت مانگتے۔

ضعیفوں اور صالحین کے توسّل سے ہی رزق اور مدد ملتی ہے

بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ فِي الْحَرْبِ

۲۸۹۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأٰى سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ.

باب: جس نے غزوہ میں کمزور و نیک لوگوں سے مدد و استعانت حاصل کی ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی اُن سے محمد بن طلحہ نے حدیث بیان کی اُن سے طلحہ نے ان سے مصعب بن سعد نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص کا خیال تھا کہ انہیں دوسرے بہت سے صحابہ پر (اپنی مالداری اور بہادری کی وجہ سے) فضیلت حاصل ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو مدد اور رزق انہی کمزوروں کے توسّل سے ملتا ہے۔

حوالے مندرجہ ذیل کُتب میں ملاحظہ ہوں

بخاری شریف	جلد ۱ صفحہ ۴۰۵	کتاب الجہاد
ترمذی	جلد ۱ صفحہ ۲۹۹	کتاب الجہاد
ابوداؤد	جلد ۱ صفحہ ۳۴۹	کتاب الجہاد
نسائی	جلد ۲ صفحہ ۵۳	کتاب الجہاد
مسند امام احمد حنبل	جلد ۵ صفحہ ۲۳۶، جلد ۴ صفحہ ۲۱۹، صفحہ ۱۷۰	
السنن الکبریٰ بیہقی	جلد ۶ صفحہ ۵۲۸ کتاب قسم الفئی والغنیمة	

ابدالوں کے توسّل سے اہل زمین کو بارش، فتح و نصرت اور تمام آفات سے نجات ملتی ہے

مسند امام احمد حنبل	جلد ۱ صفحہ ۱۳۹
السراج المنیر	جلد ۳ صفحہ ۲۰۹
الحاوی للفتاوی	جلد ۲ صفحہ ۲۳۰ پر بحوالہ مسند احمد حنبل

میں ہے کہ حضرت امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

اَلْاَبْدَالُ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ.

یعنی شام میں چالیس مرد ابدال ہیں جب ان میں سے ایک مرد کا وصال و انتقال ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی مرد کو ابدال بنا دیتا ہے۔ ان کے توسّل و وسیلہ سے بارش ہوتی ہے اور ان کے وسیلہ سے ہی دشمنوں پر فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے اور ان کے توسّل سے اور صدقے سے اہل شام سے عذاب ٹالا جاتا ہے۔

اور الحاوی للفتاوی صفحہ مذکور پر بحوالہ ابن عساکر دوسری روایت امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی یوں ہے۔

اِنَّ الْاَبْدَالَ بِالشَّامِ يَكُوْنُوْنَ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا بِهِمْ تُسْقَوْنَ الْغَيْثَ

وَبِهِمْ تُنْصَرُوْنَ عَلٰى اَعْدَائِكُمْ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الْاَرْضِ الْبَلَاءُ وَالْغَرَقُ.

بیشک ابدال شام میں رہتے ہیں اور وہ چالیس مرد ہیں تمہیں بارش بھی اُن ہی کے وسیلہ وتوسّل سے نصیب ہوتی ہے۔ اور تمہیں تمہارے دشمنوں پر فتح ونصرت بھی اُن ہی کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اور اُن ہی کے وسیلہ جلیلہ سے پورے زمین والوں سے ہر قسم کی بلا وغرق ہونے کو ٹالا جاتا ہے۔

پچھلی روایت میں صرف اہل شام کا ذکر تھا اور اس روایت میں پوری روئے زمین والوں کا ذکر ہے۔

توسّل کا ثبوت

فقہ کی روشنی میں

خدا کی بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا توسّل پیش کرنا مستحسن ہے

علامہ شامی فتاوی ردالمحتار جلد ۹ صفحہ ۵۶۹ میں فرماتے ہیں کہ حضرت امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

یَحْسُنُ التَّوَسُّلُ بِالنَّبِيِّ اِلٰی رَبِّهٖ وَ لَمْ يُنْكِرْهُ اَحَدٌ "مِّنَ السَّلَفِ وَلَا الْخَلَفِ اِلَّا ابْنَ تَيْمِيَّةَ فَابْتَدَعَ مَالَمْ يَقُلْهُ عَالِمٌ " قَبْلَهٗ.

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا توسّل پیش کرنا نہایت اچھا ہے اور سلف وخلف میں کوئی بھی اس کا منکر نہیں ہوا سوائے ابن تیمیہ کے کہ توسّل کے انکار کا مرتکب یہ ہوا اس سے قبل کسی عالم نے اسکا انکار نہیں کیا ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قبر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر حاضر ہونا اور ان کے توسّل سے اپنی مشکل کا حل چاہنا

وَمِنْ تَاَدُّبِهٖ مَعَهٗ اَنَّهٗ قَالَ: اِنِّي لَاَتَبَرَّكُ بِاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَجِيْءُ اِلٰى قَبْرِهٖ فَاِذَا عَرَضَتْ لِيْ حَاجَةٌ" صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَسَأَلْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى عِنْدَ قَبْرِهٖ فَتُقْضٰى سَرِيْعًا.

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے آداب میں سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ یہ ادب بھی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے برکتیں حاصل کرنے کیلئے اُن کی قبر پر حاضری دیتا ہوں اور جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آتی ہے تو آپ کی قبر پر حاضر ہو کر دو رکعت نماز پڑھ کر امام صاحب کی قبر انور کے پاس اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا حل چاہتا ہوں تو اُن کی قبر سے توسّل اور امام صاحب کی برکت سے فوراً میری مشکل وحاجت حل ہو جاتی ہے۔

علامہ شامی لکھتے ہیں۔

اِنَّ الشَّافِعِيَّ صَلَّى الصُّبْحَ عِنْدَ قَبْرِهٖ فَلَمْ يَقْنُتْ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ؟ قَالَ تَاَدُّبًا مَعَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ.

کہ امام صاحب کی قبر کے پاس امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے صبح کی نماز پڑھی تو دعاءِ قنوت نہیں پڑھی جو ان کے نزدیک پڑھنی ضروری ہے کسی نے امام شافعی سے کہا کہ آپ نے دعاءِ قنوت کیوں نہیں پڑھی؟ فرمایا اس قبر والے کے ادب کی وجہ سے دعاءِ قنوت کو نہیں پڑھا۔ کیونکہ ان کے نزدیک صبح کی نماز میں دعاءِ قنوت نہیں ہے۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے توسّل سے بارش

ردالمحتار جلد اصفحہ ۱۵۴ میں ہے کہ

(وَمَعْرُوْفُ الْكَرْخِيُّ) بْنُ فَيْرُوْزَ مِنَ الْمَشَائِخِ الْكِبَارِ مُجَابُ الدَّعْوَةِ يُسْتَسْقٰى بِقَبْرِهٖ.

یعنی حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ مقبول الدعاء مشائخ کبار میں سے تھے آپ کی قبر انور کے توسّل سے بارش مانگی جاتی اور بارش ہو جاتی۔

(نتیجہ)

بارش دلیل ہے خوشحالی کی، ثابت ہوا کہ جن کی قبور کے توسّل اور صدقے میں خوش حالی نصیب ہوتی ہے تو اُن کی ذوات مقدسہ کا کیا مقام ہوگا؟

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاہ و مرتبہ کے توسّل سے دعاء کرنے کا حکم

حدیث: فَاِذَا كَانَتْ لَكُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى حَاجَةٌ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ تَعَالٰى بِجَاهِيْ فَاِنَّ جَاهِيْ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَظِيْمٌ.

ترجمہ۔

جب تمہیں بارگاہ خداوندی میں کوئی حاجت درپیش ہو تو اللہ تعالیٰ سے میرے جاہ و مرتبہ کے توسّل سے اپنی حاجت برآری مانگو کیونکہ میرا جاہ و مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت بڑا ہے۔

تفسیر خزائن العرفان اور روح المعانی جلد ۶ صفحہ ۱۱۴ مطبع انتشارات جہان، تہران (ایران)

آگے علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ روح المعانی جلد ۶ صفحہ ۱۱۴ پر فرماتے ہیں۔

وَبَعْدَ هٰذَا كُلِّهٖ اَنَا لَا اَرٰى بَأْسًا فِي التَّوَسُّلِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِجَاهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى حَيًّا وَّمَيِّتًا.

ترجمہ:

اور اس پوری تفصیل کے بعد میرے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاہ و مرتبہ کے توسّل سے بارگاہ خداوندی میں دعا کرنے میں کوئی حرج و برائی نہیں۔

مندرجہ ذیل فتاوٰوں میں بھی توسّل کا ثبوت موجود ہے

ملاحظہ ہوں حوالہ جات:

بدائع الصنائع	جلد۲ صفحہ ۲۵۹ تا ۱۶۱
ردالمحتار	جلد۱ صفحہ ۱۵۴ و صفحہ ۱۳۹
فتح القدیر	جلد۲ صفحہ ۹۳
الحاوی للفتاوٰی	جلد۲ صفحہ ۲۳۰
طحطاوی علٰی مراقی الفلاح	صفحہ ۱۷ اور صفحہ ۳۵۷ تا صفحہ ۵۵۱
مراقی الفلاح	صفحہ ۱۵۳
کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ جلد۱ صفحہ ۳۲۸	
درمختار مع ردالمحتار	جلد۹ صفحہ ۵۶۹
فتاوٰی رضویہ	جلد۹ صفحہ ۱۱۳ و جلد۱۵ صفحہ ۶۳۳
بہارِ شریعت	جلد۱ صفحہ ۲۸۴
امداد الفتاوٰی	جلد۴ صفحہ ۳۷۲
امداد الاحکام	جلد۱ صفحہ ۱۳۳ تا جلد۱ صفحہ ۱۳۴
فتاوٰی مفتی محمود	جلد۱ صفحہ ۱۶۲ تا جلد۱ صفحہ ۱۶۳ و جلد۱ صفحہ ۱۶۴ و جلد۱ صفحہ ۱۶۸ و جلد۱ صفحہ ۱۷۷
غایۃ الاوطار	جلد۴ صفحہ ۲۵۵

اس کام میں میرے جن مخلص تلامذہ نے ملک اور بیرون ملک سے میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا اور اب تک ان کا یہ تعاون مسلسل جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو دین و دنیا میں اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے۔

آخر میں دست بدعا ہوں کہ

اے اللہ! میری سب خطاؤں اور لغزشوں کو معاف فرما کر اس حقیر خدمت کو قبول فرمالے اور اسے میرے لیے نجاتِ اُخروی کا ذریعہ بنادے اور میرے والدین کریمین، نیز میرے مشائخ و اساتذہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے درجات جنات الفردوس میں بلند فرما۔ جن کی تربیت اور نگاہ کرم سے یہ کتاب لکھنے کی توفیق مجھے نصیب ہوئی۔ آخر میں سربسجود ہو کر اپنے رب کریم سے ملتجی ہوں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ.

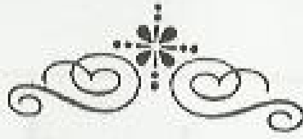
آمین بِجَاہِ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ ☆

تمت بالخیر

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو / جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو
یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو / شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو
یاالٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات / اُنکے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر / امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے / صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو
یاالٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر / سیدِ بے سایہ کے ظلِ لوا کا ساتھ ہو
یاالٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن / دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یاالٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں / عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں / ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے / چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجیٰ کا ساتھ ہو
یاالٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں / اُنکی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب چلوں تاریک راہِ پلِ صراط / آفتابِ ہاشمی نورُ الہدیٰ کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب سرِ شمشیر پہ چلنا پڑے / ربِّ سلِّم کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں / قدسیوں کے لب سے آمیں ربنا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو



مناظر اہل سنت
شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت علامہ عبدالغفور الوری صاحب

مہتمم جامعہ فیاض العلوم کے اگرچہ ایک سے ایک اعلیٰ کارنامے ہیں مگر ان میں دو کارنامے وہ پیش کر رہا ہوں۔

جنکی شہرت وافادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

کارنامہ (۱)

جامعہ مجددیہ فیاض العلوم کا سرزمین رائے ونڈ میں قیام۔

کارنامہ (۲)

25-26-27 مارچ 1979ء میں کل پاکستان میلاد مصطفےٰ کانفرنس کا

رائے ونڈ جیسی سرزمین پر انعقاد ہے۔

یہ ایسی کانفرنس تھی جسکی شہرت پوری دنیا میں اخبارات، جرائد اور پریس کے علاوہ بی۔بی۔سی (B.B.C) جیسے بین الاقوامی ادارے نے شرکاء کانفرنس کی تعداد پچاس لاکھ (5000000) نشر کی۔



اپیل

جملہ برادران اسلام سے بالعموم اور مخیر حضرات سے بالخصوص مخلصانہ اپیل کی جاتی ہے کہ جامعہ فیاض العلوم غلہ منڈی رائے ونڈ کی پہلی اور مشہور درسگاہ ہے جس میں کثیر تعداد میں طلباء وطالبات تعلیم حاصل کررہے ہیں اور اُن کیلئے چودہ پندرہ اساتذہ مدرسین اور معلمات متعین ہیں۔

جن کے طعام وقیام کا کفیل ادارہ ہذا ہے۔

لہذا مخیر حضرات اپنے صدقات، زکوہ، عطیات اور چرمہائے قربانی صدقہ فطروعشر کے موقعہ پر مدرسہ ہذا سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

والسلام

منجانب: صاحبزادہ محبوب سرور الوری

صدر مدرس جامعہ فیاض العلوم رائیونڈ 0300-4349461